حضرت مولانا عبدالرحمان عزیز اللہ آبادی

قسط (۷) آخری

تحفۂ معراج کی اہمیت

سحر (جادوگری) سحر بھی ظلم کے قبیل سے ہے، کیونکہ اس کے ذریعے میاں بیوی میں تفریق، دوست و احباب میں نفرت و عداوت پیدا کی جاتی، اور کئی بے گناہوں کو جادو کے ذریعے بیماری میں دھکیل دیا جاتا ہے، جو انتہائی ظلم ہے۔ بنا بریں بعض روایات میں جادوگر کے قتل کا حکم مذکور ہے۔ چنانچہ ترمذی میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔"

صحیح بخاری میں، بجالہؒ بن عبدۂ سے منقول ہے، حضرت عمر فاروقؓ نے تحریر فرمایا تھا:

"ہر جادوگر مرد و عورت کو قتل کر دیا جائے۔"

نیز امّ المؤمنین حضرت حفصہؓ کی بابت منقول ہے کہ انھوں نے اپنی ایک کنیز کو قتل کیے جانے کا حکم فرمایا، اس نے آپؓ کے خلاف جادو کیا تھا، چنانچہ حکم کے مطابق اس کو قتل کر دیا گیا۔

اسی لیے امام ابو حنیفہ رح، امام احمدؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ:

"جادو سیکھنے والا شخص کافر ہو جاتا ہے!" (ابنِ کثیر تحت آیت ۱۰۲، سورۃ البقرۃ)۔

بہر حال جادوگری ایک گھناؤنا فعل ہے، جس کی وجہ سے شرفاء کی عزت و اعزاز، گھریلو نظام درہم برہم ہو جاتا اور چین و آرام رخصت ہو جاتے ہیں ــــــ افسوس،

آج کل تعویذوں کے ذریعے جادو کا چلن عام ہے، ایسے لوگوں کے لیے مقامِ عبرت ہے جو لوگوں کو تعویذ دے کر کفر کا ارتکاب کرتے ہیں ـــــ لوگوں کو کافر بناتے اور ان کا مال بھی ہضم کر جاتے ہیں؟ اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے؟

یتیموں کا مال کھانا یتیم کا مال کھانا گناہِ کبیرہ اور ظلمِ عظیم ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا۔" (النّسآء: ۱۰)

"جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔"

یہ ایک ایسی شدید وعید ہے جس سے دل لرز جاتے ہیں ـــــ حضرت قتادہ فرماتے ہیں:

"یہ آیت بنو غطفان کے ایک شخص کے بارے نازل ہوئی۔ جب اسے اپنے ایک یتیم بھانجے کے مال کی سرپرستی حاصل ہوئی تو وہ اسے ہڑپ کر گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔"

علماء فرماتے ہیں، یتیموں کا مال کھانے والے لوگ یا تو سچ مچ آگ کھائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ یتیموں کے مال و دولت کو آگ کی شکل میں بدل دیں گے۔ یا یہ معنیٰ ہوگا کہ یتیموں کی دولت کھانے کے سبب وہ دوزخ کی آگ کھائیں گے۔ قاعدہ ہے کہ سبب کہہ کر مسبّب مراد لیا جاتا ہے، کیوں کہ یتیم کا مال کھانا دوزخ کی آگ کھانے کا سبب ہے۔

صحیح مسلم میں مذکور معراج کی حدیث میں وارد ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فاذا انا برجال قد وکّل بھم رجال یفکون لحاھم واٰخرون یجیئون بالصخور من النّار فیقذفونھا فی افواھھم فتخرج من ادبارھم فقلت یا جبرئیل من ھٰؤلاء قال الّذین یاکلون اموال الیتٰمٰی ظلماً انّما یاکلون فی بطونھم نارا۔"

"اچانک میرے سامنے کچھ ایسے لوگ تھے، جن کے اوپر کچھ آدمی مسلط تھے۔ یہ ان لوگوں کے جبڑے پکڑ کر چیرتے تھے۔ اور دوسرے کچھ لوگ آگ کی چٹانیں ان کے جبڑوں میں ٹھونستے تھے، جو ان کے پاخانے کے مقام سے باہر نکل جاتی تھیں۔ میں نے پوچھا، جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا، یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھایا کرتے تھے، اب وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھائیں گے۔"

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبردار فرمایا کہ:

"سات ہلاکت خیز چیزوں سے بچو، عرض کی گئی، وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس شخص کا قتل کرنا جائز نہ ہو، اس کو ناحق مار ڈالنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔"

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ، وشر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ۔" (ابنِ ماجہ)

"مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے، جس میں کسی یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے۔ اور مسلمانوں کا بدترین گھر وہ ہے جہاں کسی یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جائے۔"

آہ! کتنے ظالم لوگ ہیں کہ ایسے کمسن یتیموں کا مال کھاتے ہیں، جن کا اللہ کے سوا کوئی حامی نہیں۔ حق تو یہ تھا کہ وہ یتیم کے مال میں اضافہ کرتے۔ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے، اپنا مال ان پر خرچ کرتے اور ان کے سر پر دستِ شفقت رکھ کر نیکیوں کے انبار جمع کرتے ___ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا، تو جس قدر بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے، اس قدر نیکیاں اس کے حق میں لکھی جائیں گی۔ اور جو شخص یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے گا تو میں اور یہ شخص جنت میں ان دونوں انگلیوں کی طرح (اکٹھے) ہوں گے۔" (مشکوٰۃ باب الشفقۃ)

مگر بعض ظالم لوگ ان یتیموں کو ان کے ماں باپ کے ترکہ سے محروم کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں، تاآنکہ جب وہ سنِ بلوغ کو پہنچتے ہیں تو ان کے پاس والدین کا چھوڑا ہوا کچھ بھی باقی نہیں ہوتا ــــ اللہ کریم ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے ــــ آمین!

جوُا بازی جوُا مستقل کھیلا جائے یا کسی کھیل مثلاً نرد یا شطرنج وغیرہ میں شرط لگا کر کھیلا جائے، مہلک ترین اور کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر شراب کے ساتھ کیا ہے ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔"

(المائدۃ: ۹۰)

"ایمان والو! شراب نوشی، جوُا بازی، بت پرستی اور تیروں سے تقسیم کا طریقہ پلیدی اور شیطانی کام ہیں۔ پس ان سے بچتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ!"

جوئے بازی کا شمار ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھانے میں ہوتا ہے، جسے اللہ کریم نے حرام قرار دیا۔ نیز یہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی درج ذیل وعید کے ضمن میں آتا ہے:

"انّ رجالا یتخوّضون فی مال الغیر بغیر حقّ فلھم النّار۔"
یعنی کچھ لوگ ناحق دوسروں کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں، ان کے لیے دوزخ ہے۔"

جوئے بازی میں بکثرت نقصانات ہیں، مثلاً:

۱۔ جوُا شیطانی فعل ہے، جیسا کہ اوپر کی آیت میں ذکر ہوا۔
۲۔ جوئے کی وجہ سے جوئے بازوں میں بغض وعداوت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔
۳۔ جوُا ہارنے والا، مال چھن جانے کی وجہ سے جیتنے والے کو خفیہ طور پر تکلیف پہنچانے کی فکر میں رہتا ہے، اور بسا اوقات قتل ایسے وحشیانہ فعل کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

۴۔ جوا ہارنے والے کا وبال اس کے بیوی بچوں بلکہ پورے کنبہ پر پڑتا ہے اور وہ اس سے بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

۵۔ جوا ذکرِ الٰہی میں رکاوٹ بنتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز دین کی روح ہے۔

۶۔ جواری رزقِ حلال کے دروازے پر دستک نہیں دے سکتا، کیونکہ اگر جیت گیا تو بغیر محنت و مشقت کے لکھ پتی بن گیا اور کسی قسم کی حاجت نہ رہی —— اور اگر ہار گیا تو مفلس اور قلاش ہو گیا، تب یہ خسارہ چوری ڈکیتی کے بغیر پورا ہونا ناممکن ہے۔

۷۔ اکثر جوئے باز مقروض رہتے ہیں اور سود پر قرض لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جبکہ سُود انتہائی قبیح فعل ہے۔

۸۔ بسا اوقات ہارنے والا شخص جیتنے والے کو قتل کر بیٹھتا ہے، یا ہار کے صدمہ سے پاگل و دیوانہ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض اوقات خودکشی کر لیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جوا اور شراب کو اگر شریعت حرام قرار نہ دیتی تو یہ افعال عقلِ سلیم اور طبعِ مستقیم کی رو سے بھی انتہائی تباہ کن اور ضرر رساں ہیں —— کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وکل نقیصة فی الناس عار وشر معائب المرء القمار

"ہر بُری حرکت دوزخ میں باعثِ شرم ہو گی، اور انسان کا بدترین عیب جوئے بازی ہے۔"

هو الداء الذی لا برأ منه ولیس لذنب صاحبه اغتفار

"یہ ایسی بیماری ہے، جس سے گلو خلاصی نہیں۔ اور نہ ہی اس جرم کے مجرم کو معافی ملے گی۔"

تشاد له المنازل شاهقات وفی تشیید ساحتها الدمار

"اس کے جلو میں اونچی حویلیاں بنتی ہیں، لیکن ان کی جڑوں میں ویرانی کا راج ہوتا ہے۔"

نصیب الناز لین بها سهاد وافلاس فیأس فانتحار

"اس گھاٹ پر اترنے والا اولاً بیخوابی کا شکار رہتا ہے، پھر افلاس و مایوسی میں پڑتا ہے، اور آخر میں اس کا انجام خودکشی ہوتا ہے۔"

طہارت ثیابی

طہارتِ ثیابی یعنی کپڑوں کی طہارت کے متعلق صرف ایک فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنا کافی ہے ـــــ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس کر فرمایا، میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں، اگر میں نے یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنے ہوں:

"من اشتریٰ ثوباً بعشرۃ دراھم وفیہ درھم حرام لم یقبل اللہ تعالیٰ لہ صلوٰۃ مادام علیہ" (احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال)

"جس شخص نے دس درہم کا کپڑا خریدا، اور اس میں ایک درہم حرام کا ہے، تو جب تک وہ کپڑا جسم پر رہے گا اس وقت تک انسان کی نماز قبول نہ ہوگی"!

قارئینِ کرام!

مذکورہ تفصیل سے تحفۂ معراج، نماز کی اہمیت کا اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ جس کی قبولیت کے لیے قلبی، بدنی اور ثیابی جملہ طہارتیں شرط کا درجہ رکھتی ہیں ـــــ ہم نے اوپر جس قدر جرائم گنوائے، یہ سب جرائم ایسے ہیں کہ جن کے باعث ہماری زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی ہے۔ لیکن کاش ہم نے کبھی سوچا ہوتا کہ ان تمام کے انجامِ بد سے بچنے کا آسان ترین نسخہ ہمارے پاس موجود ہے، اور وہ ہے نماز کی کماحقہ، حفاظت کرنا، جس کے باعث یہ سب بیماریاں آپ سے آپ اپنی بساط لپیٹ لیں گی ـــــ ظاہر ہے کہ ایک نمازی جب اللہ ربّ العزت کے حضور اس احتیاط کے ساتھ دست بستہ اور مؤدب کھڑا ہوگا کہ اس کے قلب و نگاہ پاک صاف ہوں، بدن اور لباس وغیرہ پاکیزہ اور حلال کمائی سے عبارت ہوں، تو وہ ان تمام جرائم کا مرتکب کیوں ہوگا اور ان سے مجتنب رہنے کی کوشش کیوں نہ کرے گا؟ ـــــ سچ فرمایا اللہ ربّ العزت نے:

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ"

"بلاشبہ نماز، بےحیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے"

واللہ الموفق، وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین!